سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

(1) فتح مکہ

تفصیلی سوالات

سوال1: فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔ (مشق سوال نمبر1)(K.B)

جواب:

فتح مکہ کے اسباب

فتح مکہ کے درج ذیل اسباب ہیں:

قبیلہ بنو بکر کی وعدہ خلافی:

6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر عرب قبائل میں سے بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے، بنو بکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔

قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ:

لیکن اٹھارہ (۱۸) ماہ بعد بنو بکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرم کعبہ میں بھی بنو خزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔

بنو خزاعہ کی مسلمانوں سے مدد کی درخواست

بنو خزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی۔

صلح کی شرائط:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ

- بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں
- معاہدے سے دست بردار ہو جائیں
- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں

قریش مکہ کی جنگ کے لیے آمادگی:

قریش مکہ نے جنگ کرنا قبول کیا۔

مسلمانوں کی پیش قدمی:

آخر 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے۔

حاصل کلام:

سوال2: فتح مکہ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

جواب:

فتح مکہ

8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے۔

www.ilmkidunya.com

جنگی حکمت عملی:

مرالظہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے **حضرت خالد بن ولید** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ **کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابو عبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو **پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس تھا۔

اسلامی لشکر کی مکہ میں آمد:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے، آج اللہ تعالی کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا، اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔
مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر، شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔

قریش مکہ کا قبول اسلام:

اسلامی لشکر کا جاہ و جلال دیکھتے ہوئے قریشِ مکہ کے بہت سے سرداران اسلام قبول کیا جن میں سر فہرست ابوسفیان، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگ شامل تھے۔

نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صحابہ کو ہدایات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو ہدایات جاری فرمائیں کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے، جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

عام معافی کا اعلان:

فتح مکہ کے موقعے پر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سر، انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں، آخر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔ اہل مکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس حسن سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ فتحِ مکہ کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شاندار مثال ہے۔

حق آگیا اور باطل مٹ گیا:

پھر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

کعبہ پر اذان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سپرد فرمائی، حجرِ اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

دینِ اسلام کا غلبہ:

فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی۔ حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت وشان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا مکہ مکرمہ کے گردونواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟ (K.B)

جواب: **فتح مکہ کا واقعہ**

آٹھ ہجری 10 رمضان المبارک کو فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔

سوال 2: فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟ (K.B)

جواب: **لشکر کا امیر**

مرالظہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھا۔

سوال 3: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B+A.B)

جواب: **عام معافی کا اعلان**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف ؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

سوال 4: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟ (K.B)

جواب: **حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سعادت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

سوال 5: اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟ (U.B)

جواب:

فتح مکہ کا درس

اس سبق سے ہمیں درس حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنے بدترین دشمن کے ساتھ حسن سلوک اور عفوودرگزر کا رویہ اپنائیں۔

سوال6: حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے قریش مکہ کو صلح کے لیے کون سی تین شرائط بتائیں؟** (K.B)

جواب:

صلح کی شرائط

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ

- بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں
- معاہدے سے دست بردار ہو جائیں
- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے: (K.B)

(A) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ　(B) بدر کے مقتولین کا انتقام　(C) بنو خزاعہ پر حملہ　(D) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

2۔ فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا: (K.B)

(A) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر　(B) حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر　(D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی اونٹنی کا نام ہے:** (K.B)

(A) قصوا　(B) براق　(C) ناقہ　(D) ذوالفقار

4۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:** (K.B)

(A) صبر و تحمل کی　(B) عفوودرگزر کی　(C) سخاوت کی　(D) ایثار و قربانی کی

5۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:** (K.B)

(A) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے　(B) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے

(C) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے　(D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے

6۔ صلح حدیبیہ ہوا: (K.B)

(A) 2ہجری　(B) 4ہجری　(C) 6ہجری　(D) 8ہجری

7۔ صلح حدیبیہ میں کون سا عرب قبیلہ مسلمانوں کا حلیف بنا؟ (K.B)

(A) بنو قریش　(B) بنو خزاعہ　(C) بنو بکر　(D) بنو امیہ

8۔ صلح حدیبیہ میں قریش مکہ کا ساتھ دیا: (K.B)

(A) بنو قریش　(B) بنو خزاعہ　(C) بنو بکر　(D) بنو امیہ

9۔ صلح حدیبیہ میں کتنے سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 5سال (B) 10 سال (C) 15سال (D) 20سال

10۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ کس قبیلے نے توڑا؟ (K.B)

(A) بنو قریش (B) بنو خزاعہ (C) بنو بکر (D) بنو امیہ

11۔ فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا؟ (K.B)

(A) 8 ہجری 10 رمضان المبارک (B) 10 ہجری 20 رمضان المبارک

(C) 11 ہجری 15 رمضان المبارک (D) 12 ہجری 21 رمضان المبارک

12۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی: (K.B)

(A) 5ہزار (B) 10ہزار (C) 15ہزار (D) 20ہزار

13۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر کا پرچم کس کے پاس تھا؟ (K.B)

(A) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

14۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم کی زبان پر سورہ________ کی آیات جاری تھیں۔ (K.B)

(A) سورۃ الاخلاص (B) سورۃ الکوثر (C) سورۃ الفتح (D) سورۃ المائدہ

15۔ خانہ کعبہ میں بتوں کی تعداد تھی؟ (K.B)

(A) 300 (B) 320 (C) 360 (D) 400

16۔ کس صحابی نے خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دی؟ (K.B)

(A) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	C	D	B	A	A	C
16	15	14	13	12	11	10	9
C	C	C	B	B	A	C	B

مشقی سوالات

www.ilmkidunya.com

(i) **درست جواب کا انتخاب کریں:**

1۔ **فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:** (K.B)

(A) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (B) بدر کے مقتولین کا انتقام (C) بنو خزاعہ پر حملہ (D) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

2۔ **فتح مکہ کے موقع پر دار الامن قرار دیا گیا:** (K.B)

(A) حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا گھر (B) حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا گھر

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا گھر (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا گھر

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام ہے:** (K.B)

(A) قصوا (B) براق (C) ناقہ (D) ذوالفقار

4۔ **فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:** (K.B)

(A) صبر و تحمل کی (B) عفو و درگزر کی (C) سخاوت کی (D) ایثار و قربانی کی

5۔ **فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:** (K.B)

(A) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے (B) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے

(C) حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے

مشق کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	B	A	A	C

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

www.ilmkidunya.com

(2) غزوۂ حُنین

تفصیلی سوالات

سوال 1: غزوہ حنین میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح شجاعت واستقامت کا مظاہرہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت واستقامت**

وادی حنین:

مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد ارد گرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا کر اپنے ساتھ ملالیا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔

اسلامی لشکر کی روانگی:

فتح مکہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوال ۸ ہجری کی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

ظاہری طاقت پر اترانا:

لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نو مسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرت تعداد پر اترانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔

کفار کی جنگی حکمتِ عملی:

ادھر دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدان جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بد نظمی پیدا ہوئی۔

مسلمانوں کی عارضی شکست:

مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے اور بظاہر یوں لگا کہ مسلمان یہ جنگ ہار جائیں گے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت:

اس موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اور لگام حضرت عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے پکڑ رکھی تھی۔

اللہ پر توکل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ------ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

"میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری: 4315)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا۔

www.ilmkidunya.com

حضرت عباس کا مسلمانوں کو پکارنا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چنانچہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکار کر کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی جاری ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

حاصلِ کلام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شجاعت و بہادری کی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ حنین کے علاوہ غزوہ اُحد میں بھی بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا اور مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کا ہر پہلو مسلمانوں کے لیے مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم اپنی روزمرہ زندگی میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اسوہ حسنہ کو اپنالیں تو دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہو گی۔

سوال 2: غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کون سے معجزات عطا فرمائے؟ (K.B)

جواب: **<u>نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معجزات</u>**

معجزاتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ :

غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ:

غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تنہا تیس (۳۰) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

مالِ غنیمت:

غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

مالِ غنیمت کی تقسیم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تاکہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کر لیں اور مال غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مال غنیمت تقسیم فرمادیا۔

اسلام کی ترویج:

غزوہ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

ارشادِ ربانی:

غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

www.ilmkidunya.com

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْـًٔا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔"

قرآن میں ذکر:

غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآنِ مجید میں آئے ہیں۔

حاصل کلام:

اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور سازوسامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز وانکسار کی روش اپنانی چاہیے، کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال واسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

مختصر سوالات

سوال 1: وادی حنین میں کون سے قبائل آباد تھے؟ (K.B)

جواب: **وادی حنین کے قبائل**

مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔

سوال 2: غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنے کفار کو واصلِ جہنم کیا؟ (K.B)

جواب: **حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ**

غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تنہا تیس (۳۰) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔

سوال 3: غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟ (K.B)

جواب: **حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ**

حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا۔ بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

سوال 4: غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد مبارک**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ------ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

www.ilmkidunya.com

"میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں"　　(صحیح بخاری: 4315)

سوال 5: قرآن مجید میں کن دو غزوات کے نام کا ذکر ہوا ہے؟ (K.B)

جواب: **قرآن مجید میں ذکر**

غزوہ حنین اور غزوہ بدر ہی وہ دو غزوات ہیں جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

سوال 6: غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟ (K.B)

جواب: **مالِ غنیمت**

غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

سوال 7: غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **اللہ تعالیٰ کا ارشاد**

غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ　(سُوْرَةُ التوبہ: 25)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔"

سوال 8: غزوہ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (U.B)

جواب: **غزوہ حنین**

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال واسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:** (K.B)

(A) بیس کلو میٹر　(B) تیس کلو میٹر　(C) چالیس کلو میٹر　(D) پچاس کلو میٹر

2۔ **وادیِ حنین میں آباد تھے:** (K.B)

(A) بنو نضیر و بنو قینقاع　(B) بنو قریظہ و بنو سلیم　(C) بنو اوس و خزرج　(D) بنو ہوازن و بنو ثقیف

3۔ **غزوہ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کفار کی طرف پھینکی:** (K.B)

(A) مٹھی بھر خاک　(B) زنجیر　(C) تلوار　(D) زرہ

4۔ **غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:** (K.B)

(A) توکل کا　(B) عفو و درگزر کا　(C) کفایت شعاری کا　(D) رواداری کا

5۔ **غزوہ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:** (K.B)

(A) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ　(B) حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(C)حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D)حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

6۔ غزوۂ حنین کا واقعہ کب پیش آیا: (K.B)

(A) 6ہجری (B) 8ہجری (C) 10ہجری (D) 12ہجری

7۔ فتح مکہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟ (K.B)

(A) 15دن (B) 19دن (C) 21دن (D) 25دن

8۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی: (K.B)

(A) 10ہزار (B) 12ہزار (C) 14ہزار (D) 16ہزار

9۔ غزوۂ حنین میں ابتدائی طور پر مسلمانوں کی شکست کی وجہ تھی: (K.B)

(A) گھمنڈ (B) دشمن کی تعداد (C) ناکام جنگی حکمت عملی (D) بزدلی

10۔ غزوۂ حنین میں کس صحابی نے تنہا 30 مشرکوں کو قتل کیا؟ (K.B)

(A) حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

11۔ غزوۂ حنین میں مشرکین مارے گئے: (K.B)

(A) 200 (B) 300 (C) 400 (D) 500

12۔ غزوۂ حنین میں مسلمان شہید ہوئے: (K.B)

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

13۔ کن دو غزوات کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں؟ (K.B)

(A) غزوہ حنین وبدر (B) غزوہ بدر و اُحد (C) غزوہ حنین و اُحد (D) غزوہ اُحد واحزاب

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

7	6	5	4	3	2	1
B	B	A	A	B	D	C
	13	12	11	10	9	8
	A	D	B	A	A	B

مشق سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے: (K.B)

(A) بیس کلو میٹر (B) تیس کلو میٹر (C) چالیس کلو میٹر (D) پچاس کلو میٹر

2۔ وادی حنین میں آباد تھے: (K.B)

(A) بنو نضیر و بنو قینقاع (B) بنو قریظہ و بنو سلیم (C) بنو اوس و خزرج (D) بنو ہوازن و بنو ثقیف

3۔ **غزوہ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار مکہ پر پھینکی:** (K.B)

(A) مٹھی بھر خاک　(B) زنجیر　(C) تلوار　(D) زرہ

4۔ **غزوہ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:** (K.B)

(A) توکل کا　(B) عفو و درگزر کا　(C) کفایت شعاری کا　(D) رواداری کا

5۔ **غزوہ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:** (K.B)

(A) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(B) حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(D) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	B	D	C

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنے کفار کو واصل جہنم کیا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **غزوہ حنین کے موقعے پر حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **قرآن مجید میں کن دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت حاصل ہوا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **غزوہ حنین میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح شجاعت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

عہد نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

(3) عام الوفود

تفصیلی سوالات

سوال 1: عام الوفود سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔ (U.B)

جواب:

عام الوفود

www.ilmkidunya.com

معنی و مفہوم:

عام کا معنیٰ ہے سال اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

اسلام کی اشاعت:

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

وفود کا قیام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔

اسلام جزیرہ عرب میں:

ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دور رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

حسنِ انتظام:

وفود کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی پھیلنے لگا۔

سوال 2: وفد بنو تمیم اور وفد عبد القیس کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے احوال بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

<u>**وفد بنو تمیم**</u>

بنو تمیم کی آمد:

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔

وفد کی قیادت:

بنو تمیم کے وفد کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔

دربارِ رسالت کے آداب سے ناواقف:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بے آرام کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی۔

بارگاہِ رسالت کے آداب:

اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب:

www.ilmkidunya.com

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔

وفد بنو تمیم کا قبولِ اسلام:

انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خطیب اور شاعر دونوں میں اعلیٰ ہیں۔ اقرع بن حابس بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اتنا متاثر ہوئے کہ اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد تمیم نے اسلام قبول کر لیا۔

وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْس

وفد کی قیادت:

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اشج" تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بشارت:

وفد عبد القیس کی بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آمد سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آ رہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔

وفد عبد القیس کا استقبال:

وفد عبد القیس کے لوگ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

عبد القیس کی محبت و عقیدت:

انھوں نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرہ انور کی خوب صورتی دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔

حلم اور وقار:

اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔ ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور و معاملات میں غور و فکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔

اسلامی شعائر کی تعلیمات:

دوران گفتگو میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو نماز، روزہ، زکوۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس کا حکم دیا۔

نبی کریم کی وفد عبد القیس کے لیے دعا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔

www.ilmkidunya.com

مدینہ میں قیام:

یہ وفد دس دن حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں رہا، قرآن مجید اور احکام شریعت سیکھے۔

حاصلِ کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو نفیس تحائف دیے، انھیں بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سوال 3: وفد بنی نجران کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1) (K.B)

جواب:

<u>وفد نجران</u>

وفد نجران کی آمد:

عرب کے علاقے نجران میں نصاری بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔

وفد کے سردار:

ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

وفد کا استقبال:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

وفد نجران کا مناظرہ:

یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ اس کی نبوت کی خبر سن کر آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

مباہلہ کا حکم:

نبی کریم اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

اہلِ بیت اطہار کا مباہلہ:

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

وفد کا مباہلہ سے انکار:

جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

www.ilmkidunya.com

اس کے بعد نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنادیا جاتا ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے، اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

مختصر سوالات

سوال1: عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **عام الوفود کا معنی اور مفہوم**

عام کا معنیٰ "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

سوال2: وفد عبد القیس کے سردار کا نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **وفد عبد القیس کا سردار**

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب 'اشج' تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

سوال3: وفد عبد القیس کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سی دُعا فرمائی؟ (K.B)

جواب: **وفد عبد القیس کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد عبد القیس کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔"

سوال4: وفد عبد القیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟ (K.B)

جواب: **وفد عبد القیس کا اہتمام**

وفد عبد القیس کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

سوال5: وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟ (K.B)

جواب: **بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب**

اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سوال6: عام الوفود کے سبق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (U.B)

جواب:

اخلاقی سبق

اس سبق میں ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں وقار و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد نجران کے متعلق کیا فرمایا؟ (U.B)

جواب:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان

نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے** اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاری فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **عام الوفود سے مراد ہے:** (K.B)

(A) وفود کا سال (B) وفود کا دن (C) وفود کی صدی (D) وفود کا مہینا

2۔ **بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟** (K.B)

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:** (K.B)

(A) مسجد نبوی میں (B) مسجد قُبا میں

(C) حضرت ایوب انصاری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر (D) سرائے میں

4۔ **وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:** (K.B)

(A) اقرع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) عبداللہ بن ابی (D) اشج

5۔ **وفد عبدالقیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:** (K.B)

(A) حلم اور وقار (B) رواداری اور بردباری (C) صبر و تحمل (D) انکسار و تواضع

6۔ **عام کا معنی ہے:** (K.B)

(A) دن (B) مہینہ (C) سال (D) منٹ

7۔ **وفد کا معنی ہے:** (K.B)

(A) لوگوں کی جماعت (B) جانوروں کی جماعت (C) گروہ (D) معاشرہ

8۔ **بنو تمیم کا وفد ________ ہجری میں مدینہ آیا۔** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 8ہجری   (B) 9ہجری   (C) 10ہجری   (D) 11ہجری

9۔ کس سورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب سکھائے گئے ہیں؟ (K.B)

(A) سورۃ البقرہ   (B) سورۃ التوبۃ   (C) سورۃ بنی اسرائیل   (D) سورۃ حجرات

10۔ بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بطور شاعر کس شخصیت کو پیش کیا؟ (K.B)

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ   (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ   (D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

11۔ وفد نجران ________ افراد پر مشتمل تھا۔ (K.B)

(A) 50افراد   (B) 60افراد   (C) 70افراد   (D) 80افراد

12۔ کون سا وفد مناظرے کی غرض سے مدینہ آیا؟ (K.B)

(A) بنی تمیم   (B) بنو بکر   (C) وفد نجران   (D) وفد عبدالقیس

13۔ وفد عبدالقیس میں کتنے آدمی تھے؟ (K.B)

(A) 20   (B) 30   (C) 40   (D) 50

14۔ وفد عبدالقیس کی قیادت کر رہا تھا؟ (K.B)

(A) اقرع بن حابس   (B) مالک بن فہر   (C) منذر بن عائذ (اَشَج)   (D) عبداللہ بن ابی

15۔ وفد عبدالقیس کتنے دن مدینہ میں مقیم رہا؟ (K.B)

(A) 5دن   (B) 10دن   (C) 15دن   (D) 20دن

﴾کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	C	A	A	A	A	A
	15	14	13	12	11	10	9
	B	C	A	C	B	B	D

مختصر سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ عام الوفود سے مراد ہے: (K.B)

(A) وفود کا سال   (B) وفود کا دن   (C) وفود کی صدی   (D) وفود کا مہینا

2۔ بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟ (K.B)

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ   (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

www.ilmkidunya.com

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ (D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا: (K.B)

(A) مسجد نبوی میں (B) مسجد قُبا میں

(C) حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے گھر (D) سرائے میں

4۔ وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا: (K.B)

(A) اقراع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) عبداللہ بن ابی (D) اشج

5۔ وفد عبد القیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں: (K.B)

(A) حلم اور وقار (B) رواداری اور بردباری (C) صبر و تحمل (D) انکسار و عاجزی

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
A	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **عام الوفود کا معنٰی اور بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **وفد عبد القیس کے سردار کا نام لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **وفد عبد القیس کے بارے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سی دعا فرمائی؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **وفد عبد القیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **وفد بنی نجران کے بارگاہ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

اسوہ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

(1) حضرت محمد مصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن اور جوانی

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن**

www.ilmkidunya.com

ولادت باسعادت:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو ہوئی۔

والدماجد:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے تقریباً دوماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

والدہ ماجدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد وصال فرما گئیں۔

حضور ﷺ کی پرورش:

اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرت عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا حضرت ابو طالب نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔

اہل عرب کا رواج:

اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وہیں رہے۔

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بچپن کا معمول:

حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجئے۔ چناں چہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اصرار پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کراتے رہے۔

نبوت کی دلالت:

حضرت عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ۱: ۵۳)

اول کلام:

www.ilmkidunya.com

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔

اُمّ ایمن کی محبت:

جب حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت حلیمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر سے مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُمِّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔

حاصلِ کلام:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بچپن ہی میں سچائی، امانت داری، شرافت، خوبصورتی کا حسین امتزاج تھا کہ جو کوئی بھی آپ کو دیکھتا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی 63 سالہ زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔ حتیٰ کہ نبوت سے قبل مکہ کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمتِ خلق پر نوٹ لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(B+K.B+A.B

جواب:

راحت رسانی اور خدمتِ خلق

رحمۃ اللعالمین خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نہ صرف مسلمانوں بلکہ عالمِ انسانیت کے ساتھ ساتھ جانوروں اور چرند پرند کے لیے بھی باعث رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی ہمیشہ معاف کر دیا۔

عرب میں قحط:

ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابو طالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ساتھ لیا، حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلی مبارک آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سر سبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔

(المِلل والنِحل: ۲، ص: ۲۴۹)

حلف الفضول:

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

معاہدے کے بدلے سرخ اُونٹ:

www.ilmkidunya.com

اس معاہدے سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کی داد رسی فرمائی۔

میثاقِ مدینہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مدینہ ہجرت کی تو وہاں یہود کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ کے لوگوں کو تنگی سے بچانے کے لیے اور [illegible] کے لیے مدینہ کے یہودیوں سے جنگ بندی کے لیے اور مدینے کے امن کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ جسے میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیامِ امن کے لیے مشرکینِ مکہ سے صلح کا معاہدہ کیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی تمام شقیں مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس معاہدے کی وجہ سے مکہ سے عمرہ کیے بنا واپس آگئے اور ایک مسلمان صحابی کو بھی معاہدے کی رو سے واپس مشرکینِ مکہ کو دے دیا۔

مشہور واقعہ:

ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مشرک خاتون نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ہر روز کوڑا پھینکتی تھی ایک دن اس نے کوڑا نہ پھینکا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے گھر تشریف لے گئے دیکھا تو وہ بڑھیا بیمار تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کو دوا دی اور اُس کا گھر کا کام کاج بھی خود کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ حسن سلوک دیکھتے ہوئے وہ بڑھیا دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی۔

عفت وحیا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ **(صحیح بخاری:3562)**

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آبادی سے بہت دور چلے جاتے یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(سنن ابی داؤد:2)

سوال 3: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہن بھائیوں اور دوستوں سے حسنِ سلوک پر نوٹ لکھیں۔ **(U.B+K.B)**

جواب:

بہن بھائیوں اور دوستوں سے حُسن سلوک

رحمۃ اللعالمین خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ :

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ صرف مسلمانوں بلکہ عالمِ انسانیت کے ساتھ ساتھ جانوروں اور چرند پرند کے لیے بھی باعث رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی ہمیشہ معاف کر دیا۔

حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔
غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا؛ مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

دوستوں سے حسن سلوک:

اعلان نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر فہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے۔

تجارتی تعلقات:

آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

سوال4: آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت و بہادری اور معاملہ فہمی پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

جواب:

شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری اور حسن معاملات کا پیکر تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف جمیلہ کے اولین گواہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں۔

غزوہ حنین:

غزوہ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

www.ilmkidunya.com

”میں نبی ہوں برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔“

حضرت براء ابن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ:

حضرت براء ابن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ **(جامع ترمذی: 1688)**

غزوہ اُحد:

غزوہ اُحد میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آیا تو اُس وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے حالانکہ اس غزوہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے عزیز چچا حضرت حمزہ بھی شہید ہوئے۔

غزوہ احزاب:

غزوہ احزاب میں جب تمام عرب مدینہ پر چڑھائی کرنے آیا تو بھی نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ شجاعت و بہادری کی مثال نظر آئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خود صحابہ کرام کے ساتھ شامل ہو کر خندق کھودی اور مدینہ کا دفاع مضبوط کیا۔

معاملہ فہمی

حجر اسود کی تنصیب:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

میثاقِ مدینہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مدینہ ہجرت کی تو وہاں یہود کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ کے لوگوں کو تنگی سے بچانے کے لیے اور راحت رسانی کے لیے مدینہ کے یہودیوں سے جنگ بندی کے لیے اور مدینے کے امن کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ جسے میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے قیامِ امن کے لیے مشرکینِ مکہ سے صلح کا معاہدہ کیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی تمام شقیں مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس معاہدے کی وجہ سے مکہ سے عمرہ کیے بنا واپس آگئے اور ایک مسلمان صحابی کو بھی معاہدے کی رو سے واپس مشرکینِ مکہ کو دے دیا۔

مختصر سوالات

سوال 1: نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟ (U.B+ S.E)

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پیدائش**

www.ilmkidunya.com

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو مکہ میں بنو ہاشم کے قبیلے میں ہوئی۔

سوال2: نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B+K.B)

جواب: **حضرت حلیمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ**

اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہیں رہے۔

سوال3: حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کونسا دوہرا رشتہ تھا؟ (U.B+K.B)

جواب: **حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ**

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریر کریں۔ (K.B+A.B)

جواب: **بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا؛ مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال5: حضرت عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر دلالت کرنے والی کون سی خاص نشانی بتائی؟ (U.B+K.B)

جواب: **نبوت پر دلالت**

حضرت عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام

طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ۱: ۵۳)

سوال 6: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عفت و حیا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B+A.B)

جواب:

عفت و حیا

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ **(صحیح بخاری: 3562)**

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دُور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(سنن ابی داؤد: 2)

سوال 7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھتے تھے؟ (K.B+A.B)

جواب:

دوستوں سے حسن سلوک

اعلان نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سر فہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

سوال 8: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت و بہادری کا کوئی واقعہ بتائیں۔ (U.B)

جواب:

شجاعت و بہادری

غزوہ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آگیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمنوں کے مقابلے میں کھڑے ہو کر یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی ہوں برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ **(جامع ترمذی: 1688)**

سوال 9: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی معاملہ فہمی کے متعلق تحریر کریں۔ (K.B+A.B)

جواب:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملات

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تاریخ پیدائش ہے: (K.B)

(A) 18 اپریل 571ء　(B) 22 اپریل 571ء　(C) 24 اپریل 571ء　(D) 26 اپریل 571ء

2۔ دادا جان حضرت عبد المطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھیں: (K.B)

(A) چھے سال　(B) آٹھ سال　(C) دس سال　(D) بارہ سال

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن مین عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟ (K.B)

(A) امداد کے طور پر غلہ دیا　(B) اللہ تعالی سے ان کے حق میں دعا کی

(C) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی　(D) زم زم کے کنویں پر گئے

4۔ جس معاہدے کو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا: (K.B)

(A) میثاق مدینہ　(B) صلح حدیبیہ　(C) حلف الفضول　(D) مواخات مدینہ

5۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے: (K.B)

(A) حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(B) حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت ثویبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(D) حضرت اُمّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

6۔ حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے تقریباً ______ ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ (K.B)

(A) 2ماہ　(B) 3ماہ　(C) 4ماہ　(D) 5ماہ

7۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد محترم کا نام ہے: (K.B)

(A) حضرت ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(B) حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ　(D) حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

8۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ محترمہ کا نام ہے: (K.B)

(A) حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(B) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(D) حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

9۔ والدہ محترمہ حضرت آمنہ کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی: (K.B)

(A) چھے سال　(B) آٹھ سال　(C) دس سال　(D) بارہ سال

10۔ حضرت عبد المطلب کے انتقال کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کس نے کی؟ (K.B)

(A) حضرت ابو طالب　(B) حضرت عبداللہ　(C) حضرت حمزہ　(D) حضرت عباس

www.ilmkidunya.com

11- آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس کتنا عرصہ رہے؟ (K.B)

(A) چار سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

12- آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا پہلا کلام ہے: (K.B)

(A) اللہ کی حمد و ثنا (B) اُمت کی مغفرت (C) نبوت کا دعویٰ (D) والدین کا احترام

13- حضرت شیما کس غزوہ میں قید ہو کر مدینہ آئیں: (K.B)

(A) غزوہ بدر (B) غزوہ اُحد (C) غزوہ حنین (D) غزوہ تبوک

14- حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چچا کے علاوہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟ (K.B)

(A) دوست (B) پڑوسی (C) رضاعی بھائی (D) سسر

15- حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس غزوہ میں شہید ہوئے؟ (K.B)

(A) غزوہ بدر (B) غزوہ اُحد (C) غزوہ حنین (D) غزوہ تبوک

16- اعلان نبوت سے پہلے آپ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر کے علاوہ تھے: (K.B)

(A) حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت معصب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	A	C	C	B	B
16	15	14	13	12	11	10	9
A	B	C	C	A	A	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تاریخ پیدائش ہے: (K.B)

(A) 18 اپریل 571ء (B) 22 اپریل 571ء (C) 24 اپریل 571ء (D) 26 اپریل 571ء

2- داداجان حضرت عبد المطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی: (K.B)

(A) چھے سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

3- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن مین عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟ (K.B)

(A) امداد کے طور پر غلہ دیا (B) اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی

www.ilmkidunya.com

(C) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (D) زم زم کے کنویں پر گئے

4۔ **جس معاہدے کو حضور اکرم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:** (K.B)

(A) میثاقِ مدینہ (B) صلح حدیبیہ (C) حلف الفضول (D) مواخات مدینہ

5۔ **حضور اکرم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کی رضاعی بہن کا نام گرامی ہے:** (K.B)

(A) حضرت شیما رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (B) حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

(C) حضرت ثویبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (D) حضرت اُمّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	C	C	B	B

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا **کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **حضرت امیر حمزہ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ **کا نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **سے کون سا دوہرا رشتہ تھا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمت خلق پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

اُسوہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

(3) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ذوق عبادت

تفصیلی سوالات

سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کی ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔** (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

جواب: **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ **کا ذوقِ عبادت**

اعلانِ نبوت سے قبل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اعلان نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ غار حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

پہلی وحی:

غارِ حرا میں عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

ذکرِ الٰہی:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

تلاوتِ قرآن مجید:

قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خاص شغف تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

ذوقِ عبادت:

نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔

شکر گزار بندہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی: 412)

نماز کا اہتمام:

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو آپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

قیام اللیل:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

"رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ جاتے۔" (صحیح بخاری: 1146)

اعتکاف کا اہتمام:

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کے لیے خود بھی کمربستہ ہوجاتے اور اپنے گھر کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

حاصل کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی یاد اور عبادت میں گزرتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر جس کو کوئی بھی شخص اپنا کر اپنی دین و دنیا کا سنوار سکتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 2: دینِ اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکام دیئے؟ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B+A.B)

جواب:

میانہ روی اور اعتدال

معنی و مفہوم:

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادات میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضروریات کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ”رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

سرزمینِ عرب میں انقلاب:

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: اعلانِ نبوت سے پہلے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟ (U.B+K.B)

جواب:

اعلانِ نبوت سے قبل عبادت گزاری

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بہت عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔ (K.B+A.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت**

نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

(جامع ترمذی:412)

سوال3: حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟ (K.B+A.B)

جواب: **رات کی عبادت کا معمول**

سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِی اللہ تعَالی عنْہا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔“ (صحیح بخاری:1146)

سوال4: عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **عبادات میں اعتدال اور میانہ روی**

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہو گا۔

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَ کو کیا نصیحت کی؟ (K.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو کو نصیحت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعَالی عنْہا نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا: (K.B)

(A) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو (B) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو

(C) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو (D) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو

2۔ جب نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران ورم آ گئے تو آپ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (K.B)

(A) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (B) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(C) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (D) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

3۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا: (K.B)

(A) آنکھوں کی ٹھنڈک (B) آنکھوں کی روشنی (C) آنکھوں کی چمک (D) دل کی روشنی

4۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ غار حرا تشریف لے جاتے تھے: (K.B)

(A) فرشتے سے ملاقات کے لیے (B) تبلیغ کے لیے (C) فضیلت کے لیے (D) یک سوئی کے لیے

5۔ حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟ (K.B)

(A) ابتدائی حصے میں (B) آدھی رات کو (C) آخری حصے میں (D) فجر کے بعد

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	D	A	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا: (K.B)

(A) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو (B) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو

(C) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو (D) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا کو

2۔ جب نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران ورم آ گئے تو آپ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (K.B)

(A) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (B) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(C) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (D) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

3۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا: (K.B)

(A) آنکھوں کی ٹھنڈک (B) آنکھوں کی روشنی (C) آنکھوں کی چمک (D) دل کی روشنی

4۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ غار حرا تشریف لے جاتے تھے: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) فرشتے سے ملاقات کے لیے　(B) تبلیغ کے لیے　(C) فضیلت کے لیے　(D) یک سوئی کے لیے

5۔ **حدیث مبارکہ کے مطابق نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟** (K.B)

(A) ابتدائی حصے میں　(B) آدھی رات کو　(C) آخری حصے میں　(D) فجر کے بعد

معروضی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	D	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **اعلان نبوت سے پہلے نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟**

جواب: دیکھیے مختصر سوالات

2۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **عباد کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔**

جواب: دیکھیے مختصر سوالات

3۔ **حضرت عائشہ** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهَا **نے نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟**

جواب: دیکھیے مختصر سوالات

4۔ **عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟**

جواب: دیکھیے مختصر سوالات

5۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا **کو کیا نصیحت کی؟**

جواب: دیکھیے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کے ذوق عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

2۔ **دین اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکام دیے ہیں؟**

جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

(3) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت و ایثار

تفصیلی سوالات

سوال 1: سخاوت سے کیا مراد ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب:

سخاوت

معنی و مفہوم:

سخاوت کا معنیٰ کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

ایثار کا مفہوم:

www.ilmkidunya.com

انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں۔: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

ارشادِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو" (سورۃ الحشر:9)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔

(جامع ترمذی:1968)

سخاوت کی اقسام:

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم روزمرہ زندگی میں سخاوت و حصار جیسے خصوصیات کو اپنائیں تاکہ صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔

سوال 3: سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

جواب: **اُسوہ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سخاوت و ایثار**

سخاوت و ایثار:

سخاوت کا معنیٰ کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا:

حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جو کچھ مانگ جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم:2312)

مہمان نوازی کی مثال:

ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، اھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔ (صحیح مسلم:2054)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سخاوت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیا خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی 338)

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے کبھی انکار کیا ہو۔

(صحیح مسلم:2311)

قول و عمل میں سخاوت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے قول اور عمل میں نہ صرف سخاوت کا خود ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اہل بیت علیہ السلام اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحاب کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ دیوانہ وار آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔

غزوہ تبوک:

غزوہ تبوک (9 ہجری) کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہل بیت اطہار کی سخاوت:

اہل بیت اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

www.ilmkidunya.com

حاصلِ کلام:

ہمیں بھی سخاوت وایثار کی صفات اپنانی چاہیے، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افراد معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود ہوس اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

مختصر سوالات

سوال 1: سخاوت وایثار سے کیا مراد ہے؟ (U.B+A.B)

جواب: **سخاوت وایثار**

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں۔: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

سوال 2: سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **سخاوت کی اہمیت**

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو" (سورۃ الحشر: 9)

سوال 3: انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **مہمان کے متعلق ارشاد**

انصاری صحابی کو مہمان کی خاطر مدارت کرنے پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس اللہ بہت خوش ہوا۔" (صحیح مسلم: 2054)

سوال 4: سخاوت کی مالی اور بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔ (K.B)

جواب: **سخاوت کی مالی بدنی اور علمی صورتیں**

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

سوال 5: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟ (K.B)

جواب: **حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت**

غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

www.ilmkidunya.com

آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اُسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سامانِ جہاد سے لدے ہوئے سینکڑوں اُونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ سخاوت سے مراد ہے: (K.B)
(A) کھلے دل سے خرچ کرنا (B) فضول خرچی کرنا (C) جمع کرنا (D) روک لینا

2۔ علمی سخاوت سے مراد ہے: (K.B)
(A) کسی کو علمی بات سمجھانا (B) کسی پر مال کرچ کرنا (C) کسی کو وقت دینا (D) تیمارداری کرنا

3۔ یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے: (K.B)
(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

4۔ انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (K.B)
(A) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (B) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(C) اسے مال و دولت عطا کیا (D) اسے کھجوریں عطا کیں

5۔ غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابو بکر صدیق غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا: (K.B)
(A) گھر کا سارا سامان (B) 1100 اونٹ (C) گھر کا آدھا سامان (D) 1000 دینار

6۔ انسان اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کی باوجود دوسروں پر خرچ کرے تو یہ کہلاتا ہے: (K.B)
(A) ایثار (B) کنجوسی (C) فضول خرچی (D) صلہ رحمی

7۔ ______ اللہ سے قریب ہے اور جنت سے قریب ہے۔ (K.B)
(A) کنجوس (B) کفایت شعار (C) سخی (D) بخیل

8۔ صحت مند آدمی کا کسی بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا ہے: (K.B)
(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

9۔ غزوہ تبوک کس ہجری میں پیش آیا؟ (K.B)
(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

10۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا: (K.B)
(A) گھر کا سارا سامان (B) 1100 اونٹ (C) گھر کا آدھا سامان (D) 1000 دینار

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	C	A	A	A	B	A	A

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(1) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ سخاوت سے مراد ہے: (K.B)

(A) کھلے دل سے خرچ کرنا (B) فضول خرچی کرنا (C) منع کرنا (D) روک لینا

2۔ علمی سخاوت سے مراد ہے: (K.B)

(A) کسی کو علمی بات سمجھانا (B) کسی پر مال خرچ کرنا (C) کسی کو وقت دینا (D) تیمارداری کرنا

3۔ یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے: (K.B)

(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

4۔ انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (K.B)

(A) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (B) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا

(C) اسے مال و دولت عطا کیا　　(D) اسے کھجوریں عطا کیں

5. غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا: (K.B)

(A) گھر کا سارا سامان　　(B) 1100 اونٹ　　(C) گھر کا آدھا سامان　　(D) 1000 دینار

منتخب کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	B	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ سخاوت کی مالی، بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

سیلف ٹیسٹ

یہاں سے کاٹیں

وقت: 40 منٹ　　　　**کل نمبر: 25**

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(i) صلح حدیبیہ میں کون سا عرب قبیلہ مسلمانوں کا حلیف بنا؟

(A) بنو قریش　　(B) بنو خزاعہ　　(C) بنو بکر　　(D) بنو امیہ

(ii) غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) 10 ہزار　　(B) 12 ہزار　　(C) 14 ہزار　　(D) 16 ہزار

(iii) وفد نجران _______ افراد پر مشتمل تھا۔

(A) 50 افراد　　(B) 60 افراد　　(C) 70 افراد　　(D) 80 افراد

www.ilmkidunya.com

(iv) حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے تقریباً ________ ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

(A) 2ماہ (B) 3ماہ (C) 4ماہ (D) 5ماہ

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:

(A) آنکھوں کی ٹھنڈک (B) آنکھوں کی روشنی (C) آنکھوں کی چمک (D) دل کی روشنی

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غار حرا تشریف لے جاتے تھے:

(A) فرشتے سے ملاقات کے لیے (B) تبلیغ کے لیے (C) فضیلت کے لیے (D) یکسوئی کے لیے

(vii) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:

(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفوودرگزر (D) رواداری

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(i) فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا ہے؟

(ii) غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت حاصل ہوا؟

(iii) عام الوفود کا معانی و مفہوم بیان کریں۔

(iv) حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کون سا دوہرا رشتہ تھا؟

(v) عبادات میں اعتدال سے اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(8×1=8)**

سیرتِ طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

www.ilmkidunya.com